تالیفات نجیب مخمورشہ عالیہ (جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ) سلسلہ اصفیا میں گیارھویں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا
مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

اے ایمان والو۔ اُن لوگوں سے دوستی
مت کرو جن پر اللہ کا غضب ہے۔ وہ آخرت سے
آس (اُمید) توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر
آس (اُمید) توڑ بیٹھے قبر والوں سے منکران
استمداد وندا ہی ناامید کرہیں۔ ورنہ حنفی
مسلمان اولیاء اللہ سے مدد مانگ کر فیض حاصل کرتے ہیں

ذکر

گیارھویں شریف

کوہِ غم

بر منکرِ حریف

از تالیفات

حریفِ عشق غوث الورٰی فقیر حقیر نظامی (حکیم) محمد عبد الحمید رضوی
حنفی قادری تلمیذ رشید سند العلماء و فخر الفضلاء
اعلیحضرت مفتی اجل مولانا عبد القادر الشہیر مولوی غلام قادر رضی اللہ عنہ
مرحوم ہاشمی حنفی چشتی۔ قادری۔ بھیروی۔ لاہوری
صاحبزادہ حضرت سید علی حیدر شاہ کے ارشاد سے

شری بالمکند سلیم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں لشن گوپال کے اہتمام سے چھپا

تعداد ایک ہزار

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یا ایّھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدّموا بین یدی نجواکم صدقۃ ط ذالک خیر لکم واطھر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ط سپارہ ۲۸ رکوع ۲ - یعنی اے ایمان والو (جو فریفتہ و گرویدہ ہو گئے اللہ عزوجل اور رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر) جب کبھی مشورہ کرو تم (مصلحت کرو تم دینی یا دنیاوی امور و معاملات یا مسائل ہیں) یعنی جی کی بات کہو تم رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو پہلے آگے رکھو اُنکے مشورہ کرنے یا عرض کرنے سے کچھ صدقہ (کوئی شے از قسم نقد زر مال - شیرینی ہدیہ وغیرہ) کہ یہ صدقہ بہتر ہے تمہارے واسطے نہایت پاکیزگی ہے پس اگر نہ پاؤ تم (نذر کرنے کو یعنی مقدور نہ ہو) تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کر دینے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے - فائدہ شرع مطہر میں آیت کریمہ اُس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء اللہ پر تصدق کے لئے شیرینی طعام وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے -

ملاحظہ دیکھو رسالہ تحقیق الجواز در بیان نیاز نذر و فاتحہ مولوی نور اللہ ... صاحب نعیمی فریدی امام مسجد لاہوری خراسیاں ... لاہور سنہ ۱۳۴۲

دیکھو ترجمۃ القرآن اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ

پس اس حکم کے ماتحت شرع شریف کا یہ طریقہ اور دستور جاری ہو گیا ہے کہ جب کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مہم وحاجت کو نبی علیہ الصلوٰۃ یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں عرض کرے بحکم سرکار رسالت مآب اطلبوا المعروف من رحماء امتی تعیشوا فی اکنافھم - ان سے یاری و مدد چاہے تو اُس کو لازم ہے کہ خالی استدعا نہ کرے بلکہ کوئی چیز بطور نذر و نیاز و ہدیہ حسب استطاعت مقدور و محبت خود پیش کرے یا بشرط حصول مراد اس کا شکرانہ قبول کرے - اور بعد حصول مراد - بطریق وجوب اُس کو ادا کرے نذر دو قسم پر ہے (۱) نذر شرعی جو کہ ایجاب ما لا یوجب تقربًا الی اللہ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کیلئے غیر واجب شے کو اپنے ذمہ واجب کر لینا - یہ در اصل اللہ عزوجل کے ساتھ مختص ہے (۲) نذر عرفی - کوئی شے کسی معزز و مکرم - کسی بزرگ و معظم کے روبرو ہدیۃً پیش کرنا - یعنی اس بزرگ ولی اللہ کو راضی و خوش کرنے - اپنی طرف متوجہ و منعطف کرنے کے لئے کوئی شے اس کے روبرو ہدیۃً یا ھبۃً یا عطیۃً پیش کرنا یا پیش کرنے کا وعدہ کرنا - حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اپنے رسالہ نذور مزارات تحریر فرماتے ہیں - منکرین نذر و نیاز اپنی اوندھی مت کا اندازہ لگائیں - اللہ عزوجل راہ راست کی توفیق عطا فرمائے - تو اس فرق عظیم میں امتیاز کریں - لفظ نذر مشترک است در نذر شرعی و نذر عرفی - نذر شرعی غیر واجب تقربًا الی اللہ است و نذر عرفی آنچہ پیش بزرگان می برند - و نیاز ہم گویند - اس کا ترجمہ اوپر گذر چکا - سو کوئی حنفی سنی سچا محمدی نذر عرفی کو نذر شرعی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی مسلمان

کسی بزرگ و معظم ولی اللہ کے روبرو کوئی شے نذر یا عبادۃً تا پیش نہیں کرتا ہے اور نہ
کسی کے روبرو کوئی چیز پیش کرنے سے عبادۃً غیر اللہ مقصود ہوتی ہے جس طرح کہ روز
مرہ کی عادت ہے اور خود منکرین نذر و نیاز اس شرک وہابیہ کی پیدا کردہ بلا میں شب و
روز از سر و تا پا مبتلا ہیں بلکہ اس شرک کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک جانتے ہیں اور دم بھر
کے لئے بھی اس سے چھٹکارا نہیں پاتے۔ ہاں۔ ہاں! یہ منہ کے مسلمان اور پختہ مواد
خود اپنی بی جی کا علاج کرانے کے لئے کسی طبیب حکیم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو فخریہ کہا
کرتے ہیں کہ فلاں حکیم صاحب کو نذر دی اپنے مقدمہ کے لئے وکیل صاحب کو نذرانہ
دیا۔ نواب صاحب یا فلاں راجہ کے نذر پیش کی۔ فلاں نے ان کے نذر کی اور پھر
غیر خدا یعنی طبیب و معالج کو شافی سمجھکر یوں کہتے ہیں کہ حکیم صاحب! آپ علاج غور
سے کریں مریض کو اچھا کر دو گے یا مریض تمہاری مجرب دوائی سے اچھا تندرست
ہوگیا۔ تو اس قدر روپیہ آپ کی نذر کرونگا۔ مسلمانو! اے حضرت غوث الوریٰ
سے امداد چاہنے والو! دیکھا اس ظاہری دنیاوی موجد اور باطن کے کیلئے مشرک نے
طبیب کو شفا دینے والا قرار دیکر اور دوائی کو نافع اور ضار سمجھ کر کیسا بڑا شرک
کیا۔ جس کی شرع وہابیہ و ملت اسمعیلیہ میں توبہ ہی قبول نہیں ہوتی جج کو وکیل کو فاتح
و ناصر و وکیل و کارساز سمجھ کر یہ کہدیتے ہیں کہ اجی مہاراج وکیل صاحب! آپ
میرا مقدمہ جیت دینگے اور مجرم کو سزا دلا دیں گے تو جیتنے پر اس قدر روپیہ آپ
کی نذر کرونگا اور طرہ یہ آج کل جبکہ شور و شغب اور غل مچا رہے ہیں کہ غیر خدا سے
امداد مت مانگو یا شیخ کا وظیفہ نہ کرو۔ مشرک ہو جاوگے کافر ہو جاؤ گے مگر خود محبت
عشق نجدیت میں غرق و محو اور ایسے مدہوش و بیہوش اور ابن سعود نجدی نے ایسی
مے پلائی کہ اَلْاِمْدَادُ الْاِمْدَادُ لِسُعُوْدِ النَّجْدِیْ کے نقارے بج رہے ہیں عبد العزیز نجدی
کی پریشانیاں اور حیرانیاں روپیہ کے ذریعہ سے دور کرو۔ روپیہ بھیجو۔ حج کو جاؤ
اور بجائے زیارت مدینہ شریف زاد اللہ شرفہا کے عبد العزیز اور اس کے ہمخیال چیلوں
چانٹوں کی جھولیاں بھرو۔ غیر خدا سے مدد مانگ کر خود مشرک ہوئے جاتے ہیں فرق صرف
اتنا ہے کہ وہ عوام حاجیان حج سے مدد مانگتے ہیں اور خدا کی خدائی اور قدرت پر کہ وہ
قادر ہے کہ بغیر روپیہ جمع کرنے کے ابن سعود نجدی کی پریشانیاں دور کر دے)
خاص بٹہ اور دھبہ لگا کر طلب امداد کرتے ہیں اور ہم اہل سنت والجماعت انبیاء علیہم
السلام و اولیاء کرام سے امداد مانگتے ہیں۔ غیر خدا سے مدد مانگنے میں وہابی نجدی اور
دیوبندی بھی ہمارے ساتھ برابر ہوئے تو یہ خود اپنے فتوے سے مشرک ہوئے
علیٰ ہذا القیاس۔ نعوذ باللہ۔ ملاحظہ ہو۔ یہ شرک فروش۔ مسلمانوں کو شرک

بنانے والے۔ شرکی بیخانہ کی بھٹی چڑھا کر دن دہاڑے دو ستوں کو خط لکھتے ہیں اور اپنے نامہ کو ختم کرتے ہوئے بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ میں آپ کا نیازمند ہوں۔ مجھے ایسے نیاز حاصل ہیں۔ مجھے آپ کے استاد کے ساتھ نیاز حاصل نہیں آپ کا شرف نیاز میری افزائش عزت کا موجب ہے۔ مسلمانو! سچے سنی حنفی مسلمانو آپ نے دیکھا یہ وہی شرک ہے۔ جس کی طومار تمہاری نذروں نیازوں پر شرک شرک کے فتوؤں سے کیجاتی ہے حنفی مسلمانوں کیلئے تو یہ شرک۔ مگر اپنے گھر والوں کیلئے شریعت وہابیہ میں خالص توحید بلکہ عبادت ہو گئی۔ اب پوچھئے ایاک نعبد و ایاک نستعین کے کیا معنی ہوئے۔ فاقیمھم والبیتمر انجما الوہابی ولا تکن من المشرکین[۱] دیکھا یہ ہے۔ ان کی نفسانی توحید شرکی تجدید بنئے۔ محبوبان خدا۔ صوفیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضور جو چیز پیش کی جاتی ہے اُن کے نام پر دی جاتی ہے۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ان کے مزارات طیبہ کے حضور جو چیز پہنچائی جاتی ہے۔ اُسے نذر۔ نیاز۔ منت اور چڑھاوا بولتے ہیں۔ مگر ہاں شریعت وہابیہ موم کا ناک ہے کہ جو لفظ روزمرہ اپنے لئے بولیں اُسے تو جائز اور روا جانیں اور جہاں کہیں کسی ولی اللہ کیلئے پکارا جائے۔ فوراً وہی لفظ۔ خالص شرک اور حرام ہو گیا۔ دیکھئے وہابیوں دیوبندیوں کا پیر اسمٰعیل دہلوی اپنے جدید قرآن تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے۔ جو کوئی کسی انبیاء و اولیاء کی اماموں اور شہیدوں کی۔ بھوت کی پری کی اس قسم کی تعظیم کرے۔ جیسے اڑے کام پر انکی نذر مانے۔ مشکل کے وقت ان کو پکارے۔ جب اولاد ہو۔ ان کی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد کا نام عبد النبی۔ امام بخش پیر بخش رکھے۔ کھیت و باغ میں انکا حصہ لگاوے (ایضاً) شاہ عبد الحق کا توشہ الخ سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ مسلمانو! دیکھا یہ مُنہ کے مسلمان باطن کے اہل طغیان۔ جملہ صحابہ کرام خصوصاً ہر چہار یار کبار۔ عشرہ مبشرہ۔ ائمہ اربعہ اطہار۔ اہل بیت نبوی تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشرک اور شرک کی تعلیم دینے والے اور خود حضور پر نور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کی تعلیم سکھانے والے۔ مقرر کر گئے۔ سچ پوچھو تو اُس قسم کے سارے عقائد رکھنے والے سارے جہان کے کروڑوں اہل سنت والجماعت احناف کرام کو کھلے لفظوں میں مشرک پکار اٹھے۔ نذر و نیاز کرنے والے۔ اولیاء اللہ کی محبت و عظمت کرنے والے شاہ عبد الحق دہلوی قدس سرہ العزیز کا توشہ دینے والے بابا فرید شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھڑی چڑھانے والے۔ کون لوگ ہیں۔ ساری دنیا کے اہل سنت والجماعت ہی تو ہیں۔ یعنی ایک امام معین کی تقلید کرنے والے اہل احناف۔ شریعۃ

---

[۱] سوال از جانب مؤلف رسالہ ہذا

[۲] تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی [illegible] ۱۳۰۹ھ

[۳] دیکھو جوہر قرآنی نور ایمانی مصنفہ حضرت مولانا غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہابیہ تقویۃ الایمانی تعلیم سے سب کے سب مشرک ہوگئے۔ نعوذ باللہ من ذالک وہابیت
ونجدیت کش تحریرات دیکھنی ہوں۔ تو عظیم الشان تصانیف معتبرہ وکتب قوم علمائے
کرام احناف اسلاف مثل علامۃ الدہر فاضل جلیل القدر۔ علامہ امام عسقلانی رحمۃ اللہ
علامہ امام محمد بن حاج مکی۔ علامہ امام احمد قسطلانی رح۔ علامہ امام بیہقی عینی الدین
بخاری۔ (جنہوں نے احادیث وعقائد خلاف جمہور۔ بخاری کی غلطی کھولی ہے)
علامہ امام سمرمانی رح۔ علامہ امام ابن حاجیہ رح۔ علامہ امام جلال الدین سیوطی رح۔ علامہ
امام حلبی۔ علامہ امام ملا علی قاری (دیگر بجیوہ فتاوی قاضیخان۔ فتاوی تاتارخانیہ ودرمختار
روالمختار۔ شامی وفتاوی عالمگیریہ) بالخصوص ہمارے ہندوستان کے متقدمین و
متفحرین احناف وعلماء سر دفتر اولیاء وعلماء حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالحق رح محقق
دہلوی وحضرت شاہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محدث دہلوی وحضرت شاہ عبدالرحیم
دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت
شاہ رفیع الدین دہلوی رضی۔ استاذ الکل فی الکل مولانا شاہ عبدالعزیز رضی اللہ
اور اس آخر ہمارے زمانہ میں مشاہیر وفواضل علمائے اہل سنت والجماعت احناف
خصوص شمس الاسلام وسلطان العلماء الکرام افقہ الفقہاء وزبدۃ الاتقیاء والاصفیاء
قطب لاہور۔ واقف اسرار النبوۃ اعلیحضرت مولانا مولوی مفتی حافظ سعادت
نبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔ قاطع اعناق المنکرین سرشکن وہابیت وکاسر فتن دیوبندیت
حضرت مولانا غلام قادر صاحب حنفی النقادی البھیروی ثم اللاہوری سرمست بادہ
الست وچشمہ فیض چشت اہل بہشت از اعاظم خلفائے قبلہ عالم تاج العرفا سند
الاصفیاء قدوۃ ارباب صفا وزبدۃ اصحاب وفا حضور پُرنور حضرت شاہ سلیمان
تونسوی قدست اسرارہم وحضرت شمس العلماء وسیف الحنفاء فاضل جلیل وعالم نبیل
نصر المقلدین رئیس المناظرین علامۃ الدہر مولانا مولوی حافظ مفتی حاجی حضرت ولی محمد
صاحب جالندہری رحمۃ اللہ علیہ وعالیجناب مولانا مولوی مفتی خیرالدین صاحب قصوری
ثم کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ وعالم اجل۔ فاضل اکمل مجدد مأۃ حاضرہ ومؤید ملت طاہرہ
واقف شریعت وطریقت حکیم امت۔ اعلیحضرت مولانا وسیدنا مولانا مولوی صوفی
قاری حاجی مفتی اہل السنت والجماعت قبلہ وکعبہ راس الاولیاء وسند العلماء محمد احمد
رضا خان صاحب۔ قدست انوارہم یہ جملہ حضرات خاندان حضرت شاہ ولی اللہ
رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے ہم مشرب۔ ہم مذہب وہم عقائد ہیں۔ جن کی سندیں۔
اجازتیں۔ بیعتیں علمائے اعاظم احناف حرمین شریفین سے ملتی ہیں۔ ان کی
کتب کا مطالعہ ہر ضال مُضل ولامذہب کی بدعقیدگی وحرکت مذبوحی

...... سے محفوظ رکھنے کیلئے تیغ براں کا کام دیتا ہے گویا ان کی ایک ایک تصنیف ایک مضبوط قلعہ حصن حصین ہے ۔ خاندان شاہ ولی اللہ دہلوی کے وہ زبردست علمائے کرام و مشائخ عظام ہیں۔ جن کی بزرگی و فضیلت کے سامنے منکرین نذر و نیاز (دمعاندین حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ) بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ بلکہ اس فرقہ وہابیہ غیر مقلد کے امام الطائفہ اسمعیل دہلوی نے مندرجہ ذیل القاب اپنی کتب میں درج کیے ہیں اور یہ اسمعیل دہلوی خاندان دہلوی کی ایک انوکھی دیا گار ہے جو کہ ساتویں صدی کا منکر قرآن مجید کا قائل ہو کر بھی کٹا موحد بنا ہوا ہے۔ وہ خود ان علمائے کرام کو اپنا پیر جانے۔ عالم امت۔ حامی سنت و قطب زمان و مرشد دوران مانے۔ انہیں مقتدائے دین و پیشوائے مسلمین بنائے۔ ان کے علم و فضل و عرفان و کمال پر سچے دل سے ایمان لائے (جیسے تمام اذناب و اکابر وہابیہ) انہیں سید الحکماء و سید العلماء و قطب المحققین فخر العلماء المکملین۔ اعلمہم باللہ و قبلہ ارباب تحقیق۔ و کعبہ اصحاب تدقیق۔ و قدوۃ اولیاء و زبدۂ ارباب صفا بلکہ امام معصوم و صاحب وحی تشریعی ٹھیرائے (جیسے اسمعیل دہلوی) مسلمانو! اے سچے سنی مسلمانو! اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جاں نثارو! حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے فدائیو! قبلۂ دارین و کعبۂ کونین غوث الثقلین نور المشرقین و المغربین متصرف الامور باذن اللہ محی حضرت عیسےٰ علیہ السلام مالک الشہور والدہور مقلب الاعیان۔ محبوب السبحان۔ صاحب السر المکتوم واقف الغیب المختوم محبوب ربانی قطب صمدانی سرور صاحب تکوین۔ قدوۃ السالکین امام الصدیقین حجۃ العارفین صدر المقربین السلطان السید محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز کے سچے شیدائیو! اب اس خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے احکام جو عین شریعت مطہرہ کے احکام ہیں گوش ہوش سے سنئے اور تقویۃ الایمانی مذہب کے پرستاروں اور اسمعیلی ملت کے پوجاریوں کے کلمات کو ایمانی کسوٹی پر پرکھ کر حکم لگایئے کہ کون مشرک بنتا ہے۔ فاقرؤا وادھو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس سرہ العزیز دہلوی (یعنی اسمعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان) کے نسبی چچا۔ شریعت کے باپ۔ طریقت کے دادا (جن سے اسمعیل دہلوی کو حدیث میں شاگردی کا اقرار ہے۔) اپنے رسالہ نذور الذبائح میں فرماتے ہیں۔ اگر شخصے بزے را خانہ پرورہ کند۔ تا گوشت او خوب شود۔ او را ذبح کردہ و پختہ۔ فاتحہ (حضرت) غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند۔ خللے

۱؎ جیسے تقویۃ الایمان صراط المستقیم وغیرہ بکمال موجود ہیں۔

۲؎ بانی عقائد دیکھو ہم و بر جا نجیہ ص ۲۵ و ص ۱۰۲

نیت - یعنی اگر کوئی شخص بکری کو گھر میں پرورش کرے تاکہ اس کا گوشت فربہ ہو جاوے اور ذبح کر کے پکا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فاتحہ دلاوے - اور لوگوں اخلاص اعتقاد عاشقان و مریدان حضرت غوث الوریٰ کو کھلاوے کوئی خلل شرعی نہیں - اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے روشن کہ قبلہ شاہ صاحب والا مناقب اور ان کے بارہ اوستادان علم حدیث و مشائخ طریقت جن میں مولانا ابو طاہر مدنی اور اُن کے والد و اوستاد و پیر - مولانا حضرت ابراہیم کردی اور اُن کے اوستاد مولانا احمد قشاشی اور اُن کے اوستاد مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے اوستاد الاستاذ مولانا احمد نخلی وغیرہم اکابر و فواضل ذیشان جن پر اس خاندان دہلوی کا دارومدار علم ہے کہ انہیں علمائے عظام و فقہائے کرام سے سلسلہ حدیث جاری و حصول برکات و فیوضات ظاہری و باطنی کا فخر حاصل ہے؟ ان کے نام سے زمرہ علمائے ربانیین مقرب و معظم کہلائے دیکھئے جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد غوث چشتی گوالیاری علیہ الرحمۃ الباری ورد خاص و دعائے سیفی کی اجازتیں لیتے - اور دنیا کے علمائے کرام و مشائخ عظام کو ناد علی کی اجازتیں دیتے دلاتے اور حضرت مشکلکشائے جملہ عالم و عالمیان شہنشاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ سے امداد مانگنے اور ندا کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں - فرمایا کہ ناد علی ہفت بار یا سہ بار - یا یک بار بخواند و آن انیست: نادِ علیاً مظہر العجائب ۔ تجدہ عوناً لک فی النوائب ۔ کل ہم و غم سینجلی ۔ بولایتک یا علی یا علی یا علی ۔ یعنی پکار علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کہ وہ مظہر عجائبات کارخانہ الٰہی ہیں تو انہیں اپنا مددگار و حاجت روا و مشکلکشا پائیگا - مصیبتوں اور پریشانیوں میں یعنی سب غم و الم دور ہو جائیں گے بصدقہ ولایت و کرامات آپ کے یا علی یا علی یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانو! یا علی یا علی یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نفیس اور اسمعیل کے گھر سے ہی وہابیہ کش سند دیکھئے - اب وہابیون کے پیر اسمعیل دہلوی کا قول "مشکل کے وقت ان کو پکارنے دمشرک ہو جاتا ہے" دوبارہ ملاحظہ فرمایئے کہ ان کے پیر اسمعیل کا سارا خاندان کیسے بڑے شرک اکبر و اعظم میں مبتلا کہ خود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن پر امت کا اجماع - اور سارے منکران بھی اسی گھر کے چشمۂ فیوض علم کے بھکاری اور بھیک منگے اور خود اسمعیل اُن کے سارے خاندان کا ثناخوان - شاگرد و مرید - لخت جگر - کیا یہ سب کے سب مشرک ہوئے یا نہیں - یا تقویۃ الایمان کی آتیں - حدیثیں اسمعیل دہلوی کا خاندان چھوڑ کر باقی علمائے اہل سنت و الجماعت ہی کو - مشرک - بدعتی - بتانے کے لئے اتری ہیں - اللہ ایمان و حیا بخشے آمین و ... اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ۔ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن تقویۃ الایمان کے مصنف اسمعیل نے اپنی معتبر تصنیف صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ در سلطنت سلاطین و

امارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ہست۔ یعنی بادشاہوں کی سلطنت میں اور امیروں کی امارت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دخل حاصل ہے کہ سیر کنندگان عالم ملکوتی (یعنی اولیاء اللہ) پر پوشیدہ نہیں ہے۔ مولوی خرم علی منگروں کے بڑے بھاری مُلا مصنف نصیحتہ المسلمین (جس میں یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے والوں کو کافر لکھا ہے اور اولیاء اللہ سے محبت کرنیوالا اور ان کے نام پر نذر نیاز کرنی اور فاتحہ دلانا۔ شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ کا توشہ دینا۔ بزرگوں سے مدد مانگنا شرک لکھا ہے)

یہی پختہ مواد اور شرک کی بنیاد اکھیڑنے والا شفاء العلیل میں لکھتا ہے کہ مشائخ چشتیہ نے فرمایا قبرستان میں میت کے سامنے کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے۔ گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو کر کہے یاروح اور روح الروح کی دل میں ضرب کرے کہ کشائش و نور پائے۔ پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر الخ۔ غور کا مقام ہے کہ یاروح کا وظیفہ کرنے اور فیض مانگنے بیٹھنے سے مشرک تو نہ ہوا۔ کیا اہل قبور کو سمیع و بصیر و معطی مانکر پھر بھی دہلوی کی توحید کو ٹانکہ لگا گیا یہی تقویتہ الایمانی دہرم ہے کہ صرف یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یا حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا پکارنا شرک ٹھیر گیا ہے اور گھر کے ملا کے لئے یہ خاصہ شرک۔ شیر مادر کی طرح سب حلال۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۰

ان کے چچا صاحب شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں فرمایا۔

ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند۔ یعنی دینی دنیاوی حاجتوں والے اولیاء اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کریں اور ان کو مشکلوں کا حل کرنے والا پائیں گے مسلمانو! ان مشرک فروشوں سے اپنا امام اسمعیل بھی بچ نہ سکا۔ دیکھئے۔ صراط مستقیم

ہمچنیں اگر گاؤ زندہ بنام سید احمد کبیر را ہدیہ بدہد بطور یکہ نذر می دہند نیز رواست وگوشت آن حلال۔ اسی میں ہے واگر ہمیں طور نذر برائے اولیائے گذشتگان (رضی اللہ عنہم)

یہی اسمعیل دہلوی وہابیوں دیوبندیوں کا پیر اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعہ زبدۃ النصائح میں لکھتا ہے ۔ اگر شخصے بزے را خانہ پرور کند تا گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ پختہ۔ فاتحہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

علی ہذا القیاس ان کے ...... بھائی دیوبندیوں (بڑے دیوبندیوں) کے پیشوا .... اپنی کتاب بہشتی زیور میں پکار اٹھے کہ کسی کے نام کی منت ماننا (شرک ہے) اور اس پر سند ندارد کوئی حجت شرعی نہیں لکھ سکے۔ مسلمانو! سچے سنی مسلمانو! یہ وہی لوگ

صفحہ ۱۸ بہشتی زیور

ہیں جو علانیہ اپنے آپ کو حنفی قادری اور چشتی مشہور کرتے ہیں اور درحقیقت حنفیوں کے دشمن۔ تعلیم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوسوں دور بہ منکر ان ...

دربار الٰہی میں حاضر نہ ہونگے بلکہ عوام بچارے ان کے عقائد سے آگاہ نہیں ان شاء اللہ العزیز بفضل حبیبہ الکریم وبکرم ابنہ الغوث الاعظم ان کے عقائد تفصیل وار بحوالہ صحیح عنقریب رسالہ کی صورت میں شائع ہونگے۔ بطور نمونہ یہاں پر لکھدیا گیا ہے کہ اس فرقہ کا ایمان وعقیدہ دربارہ نذر ونیاز واستمداد از اولیاء اللہ وانکار سماع موتیٰ مثل عقائد وہابیں نجدیوں کے ہے۔ جوکہ عقائد منسوب ہیں بسوئے عبدالوہاب نجدی کے۔

اے محبان اولیاء اللہ حقیقت میں نذر و نیاز چڑھاوا اور منت کے ایک ہی معنی ہیں۔ یہی تھانوی دوسری جگہ لکھتا ہے کہ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا" شرک ہے۔ یاد رکھئے ہر فعل کا مدار نیت پر ہے۔ انما الاعمال بالنیات ولکل امرء مانوای پس اگر کوئی مسلمان کسی بزرگ یا اپنے ماں باپ کے نام کا جانور بکرا بہ نیت صدقہ وایصال ثواب چھوڑ دے کہ جو چاہے لے یا کوئی کسی بزرگ کی نیاز یا ماں باپ وغیرہ کی فاتحہ کی نیت سے جانور بکرا چھوڑ دے کہ وہ پرورش پاکر موٹا ہو جائے تو اسے ذبح کر کے اس کا کھانا پکا کر ان بزرگوں کی نیاز یا ماں باپ وغیرہ کی فاتحہ کرے ان کی روح کو ثواب پہنچائے یا صرف گوشت ہی ذبح کر کے فقراء کو تقسیم کر دے کہ اس کا ثواب ان کو پہنچے۔ تو اس میں کوئی قباحت و برائی شرعی نہیں۔ شرک و کفر تو در کنار عدم جواز کی بھی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ہر شخص اپنے ہر عمل نیک کا ثواب زندوں اور مردوں کو دے سکتا ہے۔ اور وہ ثواب انہیں پہنچتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ مزید سنئے۔ دار قطنی میں ہے ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان حال حیوتہما فکیف لی ببرہما بعد موتہما فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی لہما مع صلوتک وان تصوم لہما مع صیامک۔ یعنی ایک شخص نے حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار فیض آثار میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کیساتھ ان کی زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا۔ اب ان کی وفات کے بعد سلوک (یعنی نیکی) کس طرح کروں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلوک بعد سلوک کے (یعنی نیکی) یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزوں کیساتھ روزہ رکھا کرو اور نیز دار قطنی میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ان النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر فقرا قل ہو اللہ احد احد عشر مرۃ ثم وہب اجرہا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات یعنی جو

صہ ۱/ بہشتی زیور حصہ اول مصنفہ اشرف علی تھانوی

وان تصدق مع صدقتک اپنے صدقہ کے ساتھ صدقہ ادا کرے۔ ان کے لئے

شخص قبرستان کے پاس گذرے اور قل ہو اللہ شریف گیارہ مرتبہ پڑھکر اس کا ثواب موتیٰ کو بخشیگا۔ اُسی مقدر اس کو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیا جائیگا۔ اسی حکم شرعی کے مطابق عوام۔ بموجب فتویٰ صحیح علمائے کرام اہل سنت والجماعت بعد نماز جنازہ کے ۱۱۔ مرتبہ قل شریف اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ پڑھکر اس میت کو (کہ سننا اور دیکھنا میت کا بنص مریح قرآنی ثابت ہے) ثواب اس کلام کا پہنچاتے ہیں (دیکھو رسالہ فاتحہ خوانی۔ مصنفہ سیدی ومرشدی حضرت مولانا مولوی غلام قادر صاحب رح) چنانچہ مظاہر الحق میں موجود ہے۔ کہ قبرستان میں ایک راہ گذر آدمی کے قُل ہو اللہ شریف کے پڑھنے سے ان سب اہل قبور کا عذاب بند ہو گیا۔ اور چالیس دن تک اُس کا ثواب تقسیم ہوتا رہا۔ ملخصاً۔ مگر شریعت وہابیہ میں یہ بھی اور بعد از جنازۂ میت وبعد از دفن میت اور قبرستان سے چالیس قدم آجانے کے بعد بہ نیت ایصال ثواب فاتحہ کا پڑھنا بھی شرک ہے۔ منع ہے۔ حالانکہ اس کا ثبوت موجود ہے ان کے نزدیک کوئی درجہ استحباب اور مباح کا ہے ہی نہیں یہ بچارے حدیث ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ اور حدیث بھی وہ جس پر ان کے امام۔ عبد الوہاب نجدی کی مہر لگی ہو کیونکہ اس کے سوا ان کے نزدیک کوئی مسلمان نہیں گذرا۔ دیوبندیوں کا معتبر فتویٰ رشیدیہ دیکھو

الحاصل۔ نذر ونیاز۔ منت وچڑھاوا۔ اولیائے کرام قدست اسرارہم کا اداکرنا۔ بایں معنیٰ نیک جائز اور روا ہے۔ بلکہ خود امام وہابیہ ودیوبندیہ۔ اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان۔ مان چکا ہے۔ دیکھو لکھتا ہے۔ ع۱۰ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت من بر آید اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر بکنم رواست واگر بہ ہمیں قدر گاؤ را نذر کند نیز رواست آگے لکھتا ہے اگر نذر کند بشرط بر آمدن حاجت خود گاؤ دو سالہ فربہ۔ نیاز حضرت غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خواہم کرد۔ پس حکم این مثل حکم طعام است۔ اگر نذر حسن است ہیچ خلل نیست واگر قبیح ست۔ فعلش حرام وحیوان حلال۔ یعنی اگر کوئی شخص مانے کہ اگر فلاں حاجت میری پوری ہو جائے گی تو اس قدر نیاز حضرت سید احمد کبیر (پیر اسمٰعیل دہلوی) کی ادا کرونگا۔ اور ایسا ہی گائے کا (زندہ اور ذبح کر کے) نذر کر دینا جائز اور روا ہے۔ ایضاً اگر نذر کرے اس شرط پر کہ اگر میری فلاں مراد پوری ہوجاویگی۔ تو گائے دو سالہ فربہ نیاز بنام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونگا۔ اور حکم اس کا مثل حکم طعام کے ہے۔ اگر نذر بطریق حسن کے ہے تو کچھ خلل نہیں اور اگر قبیح ہے تو یہ فعل حرام مگر حیوان کا دینا (بحالت ذبح یا زندہ) حلال اور جائز ہے۔

منکرو! خدا ورسول کریم جل وعلی وصلی اللہ علیہ وسلم کے منکرو! اب تو شرماؤ۔ اور گریبان میں منہ ڈالکر ایمان لاؤ۔ کہ تمہارا امام۔ تمہارا پیشواء کیا لکھتا ہے۔ اولیاء اللہ بالخصوص حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ کی نذر ونیاز وفاتحہ کو اگر بطریق حسن یعنی بغرض ایصال

ع۱۰ دیکھو [illegible] مطبوعہ دہلی ۱۲۰۰

ثواب نہ تقرباً وعبادۃً لغیر اللہ۔ تو جائز ور وا لکھتا ہے اور کوئی خلل شرعی و برائی نہیں بتاتا اور وہی لفظ نذر و نیاز و فاتحہ جو تمہیں گیارھویں شریف میں بجا معلوم ہوتا ہے اور جس کے بارہ میں تمہارے ہاں سے شرک اور کفر کا فتویٰ لگتا ہے۔ حالانکہ جملہ کتب معتبرہ اہل سنت والجماعت احناف میں لکھا موجود ہے کہ نذر و نیاز اولیاء اللہ۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی نذر ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ کو تو صرف اس کا ثواب ہی پہنچانا مقصود ہوتا ہے چنانچہ تفسیر احمدی میں تحت آیتہ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ط لکھا ہے کہ قَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ النَّذْرَ لِغَيْرِ اللّٰهِ حَرَامٌ، وَنَذْرُ الْاَوْلِيَاءِ مَاْوَّلٌ بِاَنَّ النَّذْرَ لِلّٰهِ وَثَوَابُهُمْ لَهُمْ علامہ نابلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کشف النور میں فرماتے ہیں نَذْرُ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ لِلْاَوْلِيَاءِ بِاَنَّ تُصْرَفَ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُجَاوِرِيْنَ جَائِزٌ، فِيْ نَفْسِهٖ لِاَنَّ النَّذْرَ فِيْهِ مَجَازٌ، عَنِ الْعَطِيَّةِ الخ یعنی تحقیق مقرر کیا گیا ہے یہ امر کہ نذر غیر خدا کیلئے حرام ہے اور نذر اولیاء اللہ کے لئے جائز و مباح کیونکہ درحقیقت یہ نذر اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے اور ثواب اولیاء اللہ کے لئے۔ علامہ نابلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ روپیہ اشرفیاں اولیاء اللہ کی نذر کرنا کہ فقراء مجاورین مزار کے خرچ میں آئیں جائز ہے کہ یہاں نذر سے مجاز اً عطیہ مراد ہے۔ مزید شرح دیکھنی مطلوب ہو تو رسالہ جوہر قرانی حضرت مولانا غلام قادر صاحب ہاشمی بھیروی حلوہ فرمائے مسجد بیگم شاہی لاہور۔ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاسْتَغْفِرْهُ یعنی امت کے واسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو۔ جو امر الٰہی ہو۔ اس کا بجا لانا فرض ہے جو فرض ادا کیا جائے اُس کی قبولیت میں شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا۔ جو شخص احکام الٰہی پورے بجا لاوے تو ان کی منظوری میں شک نہ کرے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ تم کچھ مانگو میں دونگا۔ اور عبادت کرو میں قبول کرونگا۔ جتنے کرامات اولیاء اللہ کے ہیں سب عبادات اور دعا کا نتیجہ ہیں۔ اب مردے کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا یا ہڈی کو جانور بنا دینا یہ سب کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ ولی کی دعا ہی دعا ہے جو رد نہیں فرمائی جاتی۔ کیونکہ وہ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حکایات از ابراہیم خلیل علیہ السلام۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا بہت اور ارادہ بندہ کا۔ اور فعل کام خدا۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے کشتی غرق شدہ کو مع اہل کشتی بارہ برس کے بعد دریا سے نکال دی۔ اس میں اعتراض شرعی نہیں۔ کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدائے تعالیٰ کا ہے۔ اس میں انکار کرنا موجب انکار قدرت الٰہی ہے۔ منکر قدرت الٰہی کا کفر کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہیں پیدا کرتا۔ خالق الافعال اللہ تعالیٰ ہے

بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ وہ چیز پیدا کر دیتا ہے۔
منکروں کا انکار۔ ارتداد ہے۔ یہ لوگ مرتد ہیں۔ الخ ولی کامل وارث ۰۰۰،۱۲۴ ایک لاکھ چوبیس
ہزار علم انبیاء کا اور چوبیس ہزار اپنی شریعت کا جملہ ۰۰۰،۱۴۸ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ہے
کہ جامع جمیع منازل ولایت کا ہو۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ پاکوں کو دور و نزدیک سے دیکھنا
یا سننا یکساں ہے شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض
کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے نور سے زمین و آسمان وغیرہ کو روشن کر کے قائم کر رہا ہے۔
اور وہ نور سب ذرات کے اندر ظاہر ہے جب عارف کا دل منور بنور الٰہی ہو جاتا ہے تو ہر چیز دور
و نزدیک کی بذریعہ اُسی نور کے یکساں نظر آتی ہے۔ کوئی چیز ولی سے پوشیدہ نہیں رہتی سب
مخلوق پُر از نور الٰہی جو نور نبوی ہے معمور ہو رہی ہے۔ اس نور کے سبب۔ تمام اولیاء اللہ
حضور نبوی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہیں۔ غائب کوئی نہیں۔ جیسے چودھویں رات کا
چاند کہ ہر جگہ یکساں نور افشاں ہے وہ حاضر موجود ہے اور بحکم آیۂ کریمہ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَیَرَی اللّٰہُ
عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کہ تمہارے جملہ اعمال نیک و بد کو اللہ اور اس کا محبوب رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنین جس میں صحابہ کرام افضل و اعلیٰ ہیں اور اولیاء اللہ بھی شامل
ہیں۔ قریب ہے کہ دیکھیں گے۔ یہ سب تحت آیۂ کریمہ کے حاضر و ناظر رسول اللہ و معاون و مددگار
ہیں۔ وہ نور نبوی بہ تعلیم و وراثت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم وارثان حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اولیاء کرام کو حاصل ہے۔ شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے فرق بیان
کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اصل غیب دکھاتا ہے اور ولی کو عکس غیب
اسی لئے فرمایا کہ ولی دربار الٰہی میں حاضر ہے۔ رموز و اسرار الٰہی سے آگاہ ہوتا ہے جو دعا مانگتا
ہے (تحت رضائے الٰہی) منظور ہوتی ہے۔ اس کے شکرانہ کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔
قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جن کو منکرین نے بھی علامہ تسلیم کیا ہے۔ تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے
ہیں "اولیاء اللہ دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری می فرمایند و دشمنان
را ہلاک می فرمایند" یہی قاضی صاحب سیف المسلول میں فرماتے ہیں کہ فیوض و برکات کارخانہ
ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل می شود۔ اول بہ یک شخص نازل می شود و ازاں
شخص قسمت شدہ بہ ہر یک شخص از اولیائے عصر موافق مرتبہ و استعداد او می رسید۔ و ہیچکس
از اولیاء اللہ بے توسط او فیض نمی رسد کسے از مردان خدا بے دسیلۂ او درجۂ ولایت نمی یابد
اقطاب و بدلاء و اوتاد و ابدال و نجباء و نقباء و جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج می باشند
صاحب ایں منصب عالی امام قطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند و ایں منصب عالی رضی اللہ عنہ
سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلی ایں منصب بر فرق حسن عسکری

علیہ السلام متعلق بود۔ پھر کہا۔ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد این منصب بمبارک بوے متعلق شد تا ظہور امام محمد مہدی این منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد آخر میں لکھا۔ استنباط این مدعا از کتاب اللہ واز حدیث نبوی نمی توانیم کرد۔ یعنی اولیاء اللہ اپنے دوستوں اور معتقدوں مریدوں کو دنیا اور آخرت میں مددگار ہی فرماتے ہیں۔ اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور تجربہ کہ کارخانہ ولایت کے فیض اور برکتیں کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے اولیاء اللہ پر نزول فرماتے ہیں۔ اول ایک شخص پر نازل ہوتے ہیں اس شخص کے ذریعہ سے حسب مدارج ہر ایک اولیاء کے زمانہ کو موافق رتبہ اور درجہ اوس کی استعداد اور شان کے تقسیم ہوتے ہیں اور بغیر وساطت اُس کے کسی ولی اللہ کو کوئی برکت اور فیض یا اوس کا حصہ نہیں ملتا اور کوئی ولی اللہ اس شخص کے وسیلہ کے بغیر ہرگز ولایت تک نہیں پہنچا۔ جملہ قسم کے اولیاء اللہ اس ایک شخص معین کی طرف حصول فیض کے محتاج ہوتے ہیں۔ مالک اس منصب بلند کا نام۔ قطب الارشاد۔ بالاصالتہ۔ کہلاتا ہے اور یہ درجہ بلند حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر تا روح پاک حضرت شاہ ولایت مشکلکشائے ہر دو عالم حضرت علی کرم اللہ وجہہ مقرر تھا۔ بعد وصال حضرت امام عسکری علیہ السلام تا ظہور حضور پر نور محبوب رب غفور یعنی دو جہاں کی فریاد کو پہنچنے والے دین محمدی صلے اللہ کو شرک و بدعت سے بچا کر زندہ کرنے والے۔ حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ متعلق رہا اور تا ظہور حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام یہ عہدہ حاجات روائی مشکلکشائی احیاء موتی وغیرہ وغیرہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ والبتہ رہیگا اس سے صاف ثابت و روشن کہ اب دور دورہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور رہیگا۔ آخر میں لکھا کہ مذکورہ الصدر مطالب اور مدعا ہم نے شرع شریف کے احکام و قوانین کے مطابق قرآن کریم و احادیث شریفہ سے اخذ کیا ہے۔ زیادہ تفصیل

اس کی مطلوب ہو تو دیکھو مکتوبات حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد سوم مکتوبات ۱۲۳-جن میں تفصیلاً مذکور ہے منکر اس کا دیدار الٰہی سے محجوب و مہجور- دربار الٰہی میں حاضر نہ ہوگا دربار غوثیہ سے جو راندا گیا- وہ راندۂ علے پس منکروں کی سکی تمام ہوئی- اور اپنے چچا صاحب شاہ عبد العزیز دہلوی کا کھلم کھلا شرک سنیں- از اولیائے مدفونین استفادہ جاری است یعنی مدفون اولیائے کرام سے فائدہ حاصل کرنا یعنی حاجتیں مرادیں مانگنی جائز بلکہ اس کا عمل در آمد اہل اسلام میں جاری ہے اپنی حضرت شاہ صاحب نے سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالےٰ کی نسبت کہا- کہ مردے جلیل القدر ست کہ مرتبۂ کمالِ او فوق الذکر است کہ حضرت احمد زروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ علمائے کرام و مشائخ عظام بڑے بلند پایہ والے مرد خدا ہیں کہ ان کا رتبہ کمال تحریر و ترقیم سے باہر ہے ان سے نقل کیا کہ اڑے کام پر یا زروق کہکر پکار- فوراً مدد کو آونگا- مرزا صاحب مظہر جانجاناں اپنے وصایا میں فرماتے ہیں- بزیارات اولیاء اللہ در یوزۂ فیض جمعیت کن- اولیا اللہ کی زیارت سے- فیض حاصل کرنے کا بھکاری بن- دیکھئے کیسے بڑے شرک کی تعلیم فرمائی ہے کسی منکر کو جرأت کہ مکمل جواب لا سکے اور اسمعیل دہلوی کے سارے خاندان کو شرک سے بچا سکے- اگر انہی امور کا نام شرک ہے تو کہاں کی شاہی- کیسی محدثی- اسحاق اور اسمعیل دہلوی کس گنتی میں کہ ان کی ساری کمائی اسی شرکستان کی تھی گھر کے مشرکوں کی نسل- مشرکوں کی اولاد- مشرک ہی پیر مشرک ہی استاد- انہیں میں پلے- انہیں سے سندیں لیں- الحق حاشا کلا وہ خاندان شرک بدعت سے پاک ان کی تعلیم شرک سے کوسوں دور- جن سے سچے مسلمانوں کے سینے نور سے معمور مگر یہی انوکھا عالم نکلا کہ اُن کی ایمان بھری تعلیم کو شرک و بدعت پکار اٹھے اور اس کے حواری ابلہ طولوی کی کتاب پڑھ کر سن چکے- لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم- اب اہل سنت والجماعت احناف دیکھیں کہ اُن کے بزرگ روزمرہ درود شریف مشہور مقبول صلوٰۃ لیتے

ـ۱ دو جہان ہے نہ اس کا دین نہ ایمان ہے، راہبر اسکا نفس شیطان ہے کیونکہ وہ مردود تجیب رحمان ہے و مترود سبحان ہے

ع۲ دیکھو تفسیر عزیزی و اشعۃ اللمعات

ع۳ واہ سبحان اللہ شاہ صاحب مرحوم نے وہابیوں کی کیسی ناک کاٹی

ع۴ یہ نور اندھوں کی آنکھ سے دور جن کا ایمان بد اعتقادی سے ہوا کافور

کافت ... اس قول نے
سمجھنے دیا- اس قول کا انکار کر دیا
اللہ کی قدرت کا انکار و اس کی عظمت [illegible]
اور دنیا اولیا اور شہیدوں [illegible]
[illegible] صفحہ ۴۲ تقویۃ الایمان
۲۳ صفحہ [illegible] الدین
شرک [illegible] نفع و نقصان
[illegible] شرک ہے
[illegible] تقویۃ الایمان
صفحہ ۵ [illegible]
عقیدہ کفریہ [illegible]
[illegible] مسجد الحرام
[illegible] مکہ معظمہ [illegible]
[illegible] زیارت [illegible]
داخل [illegible] اور اس
[illegible] قصد کرتے [illegible]
[illegible]

باوجود اسبات کے ایسی انوکھی اور اچنبی چال چلے ہیں

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

کو شرک ٹھہرانے کی کیا سزا ملی نہ ناحق مسلمانوں کو مشرک کہتے نہ اگلے پچھلوں کو مشرک بننے کی مصیبت سہتے۔ اس سے بہتر یہی کہ راہ راست پر آئیں اور سچے مسلمانوں کو مشرک نہ بنائیں نسأل اللّٰہ العافیۃ وحسن العاقبۃ ط آمین۔ اسی طرح دیوبندی چھندی اور سارے مریدان رشید گنگوہی و پیروان اشرفعلی تھانوی اسی بلا میں مبتلا یہ بھی بیچارے تھے یارسول اللہ کہنے کو شرک بول اٹھے دیکھو ان کی تصنیف زیور بہشتی ص۱۵ جلد اول کسی کو دور سے پکارنا (یعنے یارسول اللہ کہنا) اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہو گئی۔ شرک و کفر ہے۔ ایضاً ص۱۲ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے حال کی اُس کو ہر وقت خبر رہتی ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے گھر سے دیوبندی علم کی دریوزہ گری کریں۔ ان کو اپنا پیر بنائیں اور ان کا سارا خاندان یاعلی یاعلی کا وظیفہ کریں اور اجازتیں اپنے اکابر سے لیں۔ اور سارے جہان کو اجازتیں دیں۔ اور شرک کا سبق دیا

واہ بیوں کے مفتی و نواب۔ صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنے رسالہ اقصاد جیود الاحرار میں لکھا ہے ص۳۲ کہ یہ عجب الٹی منطق کہ مولف مذکور نے خدا جانے کس خیال سے خیال سے لکھ دیا۔ ورنہ بے شک تمام وہابیہ اور مداحان اسمٰعیلیہ پر فرض قطعی کہ صرف لفظ غوث کہنے پر خالص شرک جلی کا حکم لگائیں۔ غوث اعظم و غوث الثقلین تو بہت بڑا خاصہ شرک ہے آخر غوث کے کیا معنے۔ فریاد کو پہنچنے والا۔ جب ان کے نزدیک استمداد فریاد (اور کسی کی دوہائی) شرک تو فریادرس کہنا کیونکر صریح شرک نہ ہوگا۔ اب دیکھئے کہ ان شرک فروشوں کے کہنے پر کون کون مشرک ہوا۔ اول قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ جن سے وہابی سند بیتے ہیں۔ اور اسمٰعیل دہلوی نے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الثقلین غوث الاعظم لکھا۔ عزیزی گولہ باری دیکھی کہ شرک کی مشین

پر پانی پھر جاتا ہے اور شرک رکھا ہوا شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ بزرگان اولیاء مسجود خلائق و محبوب دلہا گشتند۔ مثل حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز یعنی کثیر التعداد اولیاء اللہ اس درجہ تک بلند رتبہ ہو گئے کہ خلق خدا میں وہ مسجود اور دلوں میں محبوب ہوئے۔ جیسا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اولیاء اللہ نے سر بسجود ہو کر فیوض ظاہری و باطنی حاصل کئے اور حضرت محبوب الٰہی شاہ نظام الدین اولیائی زری زر گنج بخش دہلوی کہ ان کے دربار میں دن رات سجدے تعظیمی ہوتے۔ وہ خود دیکھتے۔ مگر منع نہ فرماتے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو محبوب الٰہی جیسے فاضل جلیل القدر عالم و فقیہ و شائخ ایک لحظہ بھر کے لئے بھی اس شرک کو پسند نہ فرماتے۔ منکرو! خدا سے ڈرو! ذرا یہ مسجود خلائق کا لفظ بھی دیکھئے۔ وہ یوں لکھ گئے اور تمہاری ساری نزاع تمام کر گئے۔ اسمٰعیل کا قول بھی صراط مستقیم میں دیکھئے طالبان نا ہم دانند کہ ما نیز ہم پایہ حضرت غوث الاعظم شدیم۔ اسی اسمٰعیل دہلوی نے حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ بختیار کاکی کو قطب الاقطاب لکھا۔ دیکھو صراط مستقیم

اب ان وہابیوں سے اتنا پوچھنا چاہئے کہ کیوں صاحب اب بھی وظیفہ امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا حضرت غوث الوری کو ختم و مجلس گیارھویں شریف میں شرک ہی رٹتے جاؤ گے یا اتنا کہتے ہی خود مشرک بنو گے سب مذہب معلوم شد و اہل مذہب معلوم۔

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی۔ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

کھلے دل سے کہو حنفی مسلمانو!

مشکلات بے عدد دارد ہمہ ما شیئاً للہ غوث اعظم پیر ما

بعض ختم شریف گیارھویں۔ تعین تاریخ و تقرر یوم یازدہم کہ وہابیوں دیوبندیوں

کے نزدیک یہ بھی شرک ہے

من آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

آیت کریمہ۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ پس اے محبوب قسم ہے آپ کے رب کی وہ ہرگز مومن نہ ہوں گے جب تک کہ آپ کی ذات پاک کو اپنے ہر ایک کام دینی ہو یا دنیاوی اور جھگڑوں میں حاکم مقرر نہ کریں اور پھر جو آپ حکم فرمائیں اسے ماننے کے لئے اپنے دلوں میں کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور بسر و چشم اسے تسلیم کر لیں۔ آیت وہابیت کش اور سر توڑ دیوبندیت حکم فرما رہی ہے۔ کہ حضور پر نور سرکار دو عالم کو اپنے ہر کام میں حکم ماننا۔ شرط ایمان ہے۔ پھر اس پہ زبردست کوڑہ (درہ) یہ کہ اگر

دیکھو تفسیر عزیزی ۱۲۵

[illegible]

کہ حضور کے حکم کا انکار نبوت کا انکار ہے

حضور کے حکم کی تعمیل میں کراہتہً ذراسی رکاوٹ بھی نہ ہوگی تو ایمان سلامت ہے ورنہ خطرہ ہے۔ کیا حکم روح اور جسم کیساتھ ہوتا ہے۔ یا صرف روح ہی آن کہ مسند اجلال وعدالت پر جلوہ فرما ہوتی ہے یا جسم بھی۔ بلکہ روشن واظہر واضح و لائح ہے کہ روح وجسم بمعہ اوصاف جمیلہ وحسنہ ومعلومات متعلقہ تنازعہ ...... اسی ذات حکم کے ساتھ شامل وموجود ہونا لازمی۔ جبھی تو اس پر لفظ حکم کا صادق آئیگا۔ ورنہ حکم قرآنی کا صریح انکار اور تاویں واہیہ نجدیہ خلاف قرآن کریم ناجائز ہے۔

قبل اس کے کہ گیارھویں شریف کی حقیقت پر روشنی ڈالی جاوے۔ قاعدہ شرعیہ برائے تفہیم اصول شرعیہ عرض کیا جاتا ہے۔ اُسے بغور ملاحظہ فرمایا جاوے تاکہ ہر قسم اعمال و وظائف اور مجالس گیارھویں شریف ومولود شریف وغیرہ اور ان کی خوبیوں پر پورا پورا علم ہو جاوے۔ اور منکران میلاد شریف وختم غوثیہ عرف گیارھویں شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرکی بھٹی کو جڑ سے اکھیڑ پھینکے نیست ونابود کر دیا جاوے اور گیارھویں شریف کو منع کرنے اور شرک کہنے والوں کی ایمان کی قلعی کھل جاوے۔ ان کی حنفیت اور سنیت کا راز طشت از بام ہو جاوے۔ اولاً ذیل کی تمہید پر غور کیا جائے تاکہ دوست و دشمن کی پہچان ہو جاوے۔ دوستو! اللہ عزوجل نے انسان کو مکرم بنا کر ایک نعمت عظمیٰ یعنی عقل عطا فرمائی جس سے انسان اپنی بہتری کا سامان مہیا کر سکے۔ اور نفع ونقصان پہچان سکے۔ تو بس لازم ہے کہ آپ اوس بار خداداد کی روشنی میں ظلمت جہل سے بچ کر نافع اور ضار کو پہچان کر ہلاکت سے بچ جاویں۔ اور جان ومال وایمان کی حفاظت کرکے دشمنان مالی۔ جانی وایمانی سے اپنے آپ کو بچالو۔ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ دشمن تین قسم کے ہیں۔ مالی جیسے چور۔ ڈاکو جیب کترا جانی جیسے بچھو سانپ وغیرہ۔ ایمانی جیسے شیطان جنی وانسی صاحبو! مالی دشمن کیلئے اہتمام وانتظام کیا جاتا ہے۔ کہ جس راستہ میں نقصان مال کا اندیشہ ہو۔ وہ راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور جس گھر میں چور پڑنے کا خطرہ ہو۔ اس گھر سے وسنت برداری کرنی پڑتی ہے یا پوری حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جیب کتروں کے خوف سے پاکٹ وغیرہ بنائی جاتی ہے۔ اور لوہے کے صندوق بصرف زر کثیر خریدے جاتے ہیں۔ جانی دشمن سے کسقدر حفاظت کرتے ہیں کہ جس کوچہ یا جنگل میں کوئی حشرات الارض کاٹنے والا یا حیوان پھاڑ کھانے والا ہو۔ اس کا نام ہی نہیں لیا جاتا۔ ایمانی دشمن۔ جو سب سے خطرناک اور سخت تر ہے اُس کے بچاؤ کے لئے کس قدر کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے قلعہ میں محصور ہو کر لاحول کی تیز تلوار سے اُس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور آخر دم تک۔ اس مدعی لاغوینہم اجمعین (قول شیطان کہ میں سب کو گمراہ کرونگا) کے مکروں

ہے جان کا پنتی ہے پس اے مسلمانو! اپنے دشمنوں کو پہچانو! نہیں نہیں تمہارے دشمن نہیں بلکہ تمہارے آقا و مالک و مختار تاجدار مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن خبردار سن رکھو۔ قلب عاشق مجبور ہے کہ رگ رگ میں ذکرِ محبوب جلوہ گر ہو۔ محبوب کا چرچا محبّ کا چین۔ اور اس کی تعظیم آنکھوں کی ٹھنڈک جس دل میں غیظ و حسد و کینہ و بغض۔ خود بینی و تکبر ضد اور نفسانیت اور ہٹ دھرمی بھری ہے وہ آپ ہی ذکر سے جلے گا۔ تعظیم سے بھی بگڑیگا۔ دوست دشمن کی یہ بڑی پہچان ہے یہ قاعدہ یاد رکھنے کے قابل ہے صدیق اور زندیق موافق اور منافق میں امتیاز کرنے کے لئے اصل کسوٹی ہے۔

قاعدہ شرعی ہے کہ

المطلق یجری علی اطلاقہ۔ یعنی جو بات اللہ عزوجل نے مطلق ارشاد فرمائی وہ مطلق حکم عطا کرے گی۔ جو جو کچھ اُس مطلق کے تحت میں داخل ہے سب کو وہ حکم شامل ہے۔ بلا تخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کریگا۔ وہ کتاب اللہ کو منسوخ کرتا ہے۔ جب ہمیں تعظیم حضور اقدس مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حکم مطلق فرمایا۔ تو جمیع طرق تعظیم کی اجازت ہوئی جب تک کسی خاص طریقے سے شریعت منع نہ فرمائے وہ جائز اور روا ہے سورہ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔ چنانچہ منکرین تعظیم کے پیشوا اسمعیل دہلوی نے اولیاء اللہ کی محبت کو اس آیت کی تعمیل اور تعظیم شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ صراط مستقیم مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۳۲ میں یہ عبارت مرقوم ہے ع۱۷ پ ۱۷ رکوع ۹

اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال کرام خود شعار ایمان محبت و علامت تقوی است یعنی اگر نیک گمان کرے تو کسی ولی کو تو یقین جان ایسے بزرگان دین کی تعظیم و محبت ایمان کی نشانی اور تقوی و پرہیزگاری کی دلیل ہے۔ (انتہی کلامہ فافہم یا وہابی)

قاعدہ شرعی ۲ عظیم الفوائد

فرقہ وجدیدہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ اسمٰعیلیہ منکران حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس جہالت قبیحہ وسفاہت فضیحہ میں اپنی عادت مستمرہ کے مطابق زمانہ قدیم سے مبتلا وہ یہ کہ قرآن کریم واحادیث شریفہ میں جس امر کا ذکر نہیں وہ ممنوع۔ شرک وکفر ہے۔ اگرچہ اس کی مخالفت بھی قرآن مجید وحدیث شریف میں نہ ہو۔ ان حاسدوں اور دشمنوں کے نزدیک امر دینی میں کوئی واسطہ ہی نہیں۔ مادر عدم ذکر

۳؎ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور اسمٰعیل دہلوی کی ولایت کا اقرار۔

ذکر عدم ہے۔ پھر خدا جانے سکوت کس شے کا نام ہے
ترمذی و ابن ماجہ و حاکم سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور
سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ
یعنی حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو اللہ
عزوجل نے اپنی کتاب میں حرام بتایا۔ اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ یعنی اس
میں کچھ مواخذہ نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ
اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَ
اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط یعنی اے ایمان والو وہ باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کردی جائیں
تو تمہیں بُرا (بوجھل) لگے اور اگر قرآن کریم نازل ہوتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی
جائینگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ۔ اللہ
تعالیٰ تو ایسے اعمال و وظائف ختمات گیارہویں وغیرہ کے لئے معافی فرمائے ع[1] ان کے کرنے کی اجازت
عطا فرمائے اور صاف ثابت کہ جن باتوں کا ذکر قرآن کریم و حدیث شریف میں نہ نکلے وہ
غیر مجتہد کے لئے منع نہیں۔ بلکہ اللہ کی معافی میں داخل ہیں۔ اب جو حلال کو حرام اور حرام کو
حلال کہے وہ منکر قرآن کریم۔ وہ مستحق عذاب عظیم۔ اس کا افترا اللہ کریم اور اس کے حبیب
پاک رسول کریم پر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کہ جس بات اور امر کو اللہ عزوجل و رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے شرک اور کفر کا حکم نہیں دیا وہ شرک و کفر ہرگز نہیں اور یہ مدعیان
شرک و کفر مسلمانوں پر کفر اور شرک کے فتوے تھوپیں۔ اور پھر ہے کہ مسلمان اور حنفی بنے
رہیں۔ تف بریں مسلمانی تو۔ شرک کیا ہوا۔ پہاڑوں کے پہاڑ الٹ پڑے۔ ان وہابیوں ع[2]
اور ان کے بھیا لوگوں کے نزدیک کل مقلدین اہل سنت والجماعت احناف مشرک اور واجب القتل
ہیں۔ دن دگنے رات چوگنی فریب دہی کے جال پھیلا رہے ہیں۔ اور شرک کی بھٹیاں تیار۔
یہ مشکوٰۃ و بخاری کے خمار میں ایسے بیہوش ہوئے کہ شرک کا خمار دماغ کو لے ڈوبا۔ سنئے
حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ
سَئَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ۔ تحقیق مسلمانوں میں مسلمانوں کا
بڑا مجرم اور گنہگار وہ شخص ہے۔ جو سوال کرے ایسی باتوں کا جن باتوں کو اللہ تعالیٰ
نے لوگوں پر حرام اور منع نہ کیا ہو۔ پس وہ اپنے مسئلہ کی وجہ سے لوگوں پر حرام کا حکم لگا دے
اس سے ثابت کہ جن کاموں اور باتوں کا ذکر یا مخالفت قرآن کریم و حدیث شریف سے
ثابت نہیں۔ بلکہ صحابہ کرام سے مخالفت یا حکم وارد نہ ہو وہ مباح اور روا ہے۔ کیونکہ
اصل ہر شے اور کام میں اباحت ہے۔ ورنہ اس سائل کا کیا قصور کہ حضور سرورِ عالم

ع[1] کیونکہ تاکید کر منع نہیں فرمایا ہے

ع[2] دیکھو ہمارا رسالہ دو گاڑہ خدائی

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجرم شرعی قرار دیا۔ کیا یہ جرم نہ کیا کہ اس کے سوال سے مسلمانوں پر
سخت قدغن بڑھ جائیگی دیکھو سچے حنفیوں کے احسن عقاید اور محبت بھری مجلسوں کے انعقاد
کے بارہ میں شرک کفر اور بدعت کا حکم لگانے والوں کے حق میں کیا سخت فتوی مصطفائی
ہے۔ قرآن کریم کا فتوی اور اٹل فیصلہ بھی سن لیجئے پھر اللہ تعالے فرماتے ہیں وَلَا تَقُولُوا
لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ
الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ط نہ کہو ایسی بات کہ تمہاری زبانیں
بیان کریں۔ (یعنے ایسا حکم مسلمانوں پر نہ لگاؤ جس کا شرع میں اصل وجود نہ ہو یعنی اس
کی صریح ممانعت نہ آئی ہو۔ اس طرح پر کہ یہ بات اور کام حلال ہے اور یہ بات اور کام
حرام ہے۔ اور اگر ایسا حکم لگاؤ گے تو اللہ تعالی پر جھوٹ بولنے کے سزاوار ہو گے اور تحقیق اللہ
تعالی پر جھوٹ بولنے والے ہرگز چھٹکارا نہ پاویں گے۔ بس مسلمانو! اب من رکھو دیحت حکم
آیتہ مذکورہ جو شخص گیارھویں شریف کے انعقاد پر حکم شرک وغیرہ لگاوے۔ وہ مفتری
کاذب اور شرعی مجرم ہے۔ دربار الہی میں ہرگز حاضر نہ ہوگا۔ بلکہ عذاب الہی میں گرفتار
يٰۤاَيُّهَا الْمُنْكِرُوْنَ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اے منکران اولیاء اللہ و معاندین حضرت
غوث الوری اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ ورنہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بناؤ۔

آمدم بر سر مطلب

مخفی نہ رہے کہ اولیائے کرام و مشائخ عظام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے بکمال جد وجہد
زہد و تقوی اختیار کر کے سالہا سال چلے فرمائے جنکو اربعین کہتے ہیں اور برکات و تجلیات
انوار الہی سے فیوضات حاصل کر کے خلق خدا کو ان اسرار الہیہ سے مستفیض فرمایا۔ اسی کا نام
چلہ مشہور ہو گیا تو گویا ہر ماہ آئندہ کی دس تاریخ یوم چلہ ختم ہوتا ہے اور گیارھویں رات بہ باعث
تکمیل چلہ۔ وہ شب گیارھویں۔ موجب برکات و نزول تجلیات۔ انوار باری۔ بر قلب ولی
کامل ہوتی ہے۔ اس لئے صاحب چلہ۔ اس کی خوشی میں بطور شکرانہ۔ کچھ شیرینی وغیرہ اپنے نزدیکی
احباب مخلصین میں تقسیم کرتا ہے۔ مریدین و خوش اعتقاد احباب اس شیرینی کو تبرک سمجھکر کھاتے
ہیں۔ اور اسرار الہی کا حظ اٹھاتے اور اپنے کاموں میں برکتیں پاتے ہیں۔ ان فیوضات کے
موجد اور منبع حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ اس واسطے گیارھویں شریف حضرت
غوث الاعظم کی مشہور ہو گئی۔

اولاً جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کے قلب اطہر پر انوار و اسرار الہی کی تجلی ہوئی
تو راز الہی سے مطلع ہو کر محرم شریف کی گیارھویں شب مقرر فرمائی۔ اور ان
اسرار و انوار کی زیادتی اور علو مدارج کے لئے دست بدعا ہوئے۔ حصول
انوار و تجلیات کے بعد خوشی کی۔ اسواسطے اول تقرر و تعین شب گیارھویں
دبازدہم کا ابو البشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ جیسا کہ حضرت

مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم حنفی بھیروی لاہوری نے اپنی کتاب نور ربانی مطبوعہ راجپوت دیپک پریس گنگ صفحہ ۳۰ پر تحریر فرمایا ہے جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بھی دسویں محرم کو کوہِ جودی پہ لگی۔ اور کفار سے فتح عظیم پائی۔ شکرانہ کے طور پر حلیم پکایا اسی لئے اکثر بزرگان دین کے عرسوں پر حلیم پکانے کا طریقہ جاری ہو گیا۔ مگر منکرین زمانہ نے اس پر بھی شرک کا فتویٰ تھوپ دیا۔ عوام ان کے فریب میں آ کر اسے چھوڑ بیٹھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دسویں تاریخ محرم شریف کو معہ قوم دریا سے پار اترے۔ اور فرعون غرق ہوا۔ اور رات کو کہ شب یا ذدہم تھی خوشی کی اور شکرانہ کے طور پر کچھ پکا کر کھانا کھلایا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی فرمان الٰہی کو بہ طیب خاطر بجا لائے۔ جس کے صلے میں بہشتی دنبہ ذبح کیا گیا۔ علیٰ ہذا القیاس بڑے بڑے اہل اللہ نے چلّے فرمائے۔ جن کو پورے ہونے پر بطور شکرانہ الٰہی۔ اُن محبوبان خدا نے۔ بصد شوق و ذوق محبوب و مرغوب ترین طعاموں پر ختم و فاتحہ پڑھ کر مساکین و احباب مستحقین کو کھلایا۔ چنانچہ ہمارے سردار آقائے نامدار حضور پر نور محبوب سبحانی قطب ربانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالہا سال چلّے فرمائے۔ تو تمام چلّے سال کی مشہور تاریخ گیارھوین کو محیط ہو گئے پس پیران پیر اور بغداد والے شہنشاہ سرکار ابد قرار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چلّہ کے بعد بطریق مذکور اہل اللہ گیارھویں شب کو ایسا ہی اہتمام با جاہ و جلال کیا۔

شریعت مطہرہ میں جس امر یا فعل کی اصل موجود ہو وہ مباح اور جائز بلکہ مستحب ہے۔ مثل ختمات برائے ایصال ثواب موتیٰ۔ ہاں جو نذر معین کی جائے۔ اُس کا ایفا واجب ہے جیسا کہ اگر کوئی مقرر کر لیوے کہ میں اس قدر ختم شریف گیارھویں دلایا کروں گا برائے ایصال ثواب بروح پر فتوح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اُس نذر کا ایفا شرعاً واجب ہے۔ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ط پیچھے مسلمانوں کی تعریف میں فرمایا کہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔ اور اُس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس کی برائی یعنی سختی پھیلی ہوئی ہے اس میں خصوصیت کسی خاص نذر کی نہیں بلکہ نذر اللہ و نذر اولیاء اللہ سب کو شامل ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کرامت عہد میں مریدین و خلفائے جلیل نے اس ختم شریف گیارھویں کو اپنے اوپر لازم کر لیا۔ ہاں اگر کوئی امر خاص مانع ہو جائے۔ اُس رات کو نہ ہو سکے تو پھر چودھویں ستارھویں کو بھی کر لینا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ تاکہ عوام بھی اس کے فیوضات و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ مگر افضل و اعلیٰ۔ شب گیارھویں کو ہی رکھا۔ تو اب اس کو منع کرنے والا۔ اس کے کھانے

طعام اور شیرینی کو ناجائز بتانے والا۔ منکر طریق غوث الوریٰ ہے اور خارج از دائرہ اہل
سنت و جماعت احناف کرام (اعلی اللہ مقامہم و درجاتہم) مغضوب الٰہی و محروم شفاعت
رسالت پناہی ہے۔ منکر کے پاس کوئی دلیل اور حجت شرعی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے
کہ منکر بن گیا، گیارھویں شریف کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص بخل
حسد اور عناد ہے جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ ان بندگان نجدیہ کو صرف ختم شریف
گیارھویں پر ہی غیظ و غضب نہیں آتا۔ بلکہ حضرت غوث الوریٰ کے درجہ خاص غوثیت
سے ہی مطلق انکار ہے۔ حضرت کا نام ایسے طریقہ سے لیتے ہیں کہ بد باطنی اور خباثت کی
بدبو ان کے گندہ دہن سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضور کے درجات کے منکر۔ کشف و
کرامات کے منکر خرق عادات جو خاصہ اولیاء ہے اس کے منکر۔ حضور کے کلام پاک کے منکر
اس گیارھویں شریف کے منعقد کرنے سے حضور پرنور حضرت رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور ان کے لخت جگر حضرت غوث الوریٰ کی عظمت۔ شان اور صدور جلال
کا ظہور ہوتا ہے جو منکروں کے دلوں میں خار مغیلان کی طرح چبھتا ہے۔ کیونکہ یہ تو
کہتے ہیں۔ "اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے" (تقویۃ الایمان)
"کسی کی دہائی دینا۔ شرک ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جپنا شرک ہے" یا حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی یا مخدوم علی ہجویری کہتے ہی ان کے سینوں پر قہر خدا کی گولہ باری
ہوتی ہے۔ ۵؎ سے تو کہتے ہیں کہ ہم پیران پیر کو مانتے ہیں۔ مسلمانو! اگر ان کو مانتے ہوتے
تو ان کے کلام کا انکار کیوں کرتے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے
ہیں۔ مَنْ نَادَانِی بِاسْمِی فَقُضِیَتْ حَاجَتُہٗ وَکُشِفَتْ کُرْبَتُہٗ۔ یعنی جو شخص میرا نام لیکر
(خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں) یعنی یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہکر پکارے تو اس کی
حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سختی دور ہو جاتی ہے۔ کما فی بہجۃ الاسرار۔
یاغوثنا الجیلانی یا رحمۃ للعالمین۔ سیدی اقض حاجتی ہذا واکشف کربتی۔ اسی
طرح لاکھوں حاجتمند سیدی و سندی دربار فیض آثار پیران پیر شریف میں حاضر
ہو کر بہ خشوع و خضوع التجا کرکے یا حضرت یا جیلانی شاہ ولی اللہ المدد فی سبیل اللہ
پکارنے والے۔ دینی و دنیاوی نعمتوں۔ دولتوں سے مالا مال ہو گئے ہے

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

مسلمانو! گوش ہوش سے سنو! قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔
رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ مسلمانو! دیکھا اس اجتماع کی کس قدر تاکید اور
اس میں ہزارہا راز منظور ہیں وجہ کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ واجب کا
تارک گنہگار ہو جاتا ہے نماز باجماعت ادا کرنے سے ظاہری دو فائدے حاصل

بد۔ دیکھو تقویۃ و نصیحت المسلمین یعنے طعن کے طور پر یوں کہتے ہیں کہ تمہارے بڑے پیر نے یہ کام کیا ہے۔ اور حضور کا ادب سے نام لینا سینے پر چھری چلتی ہے

گنبدیہ امام کشتی سے نکالنے سے انکار ہے۔ مردہ کو زندہ کرنے سے انکار ہے قصیدہ غوثیہ سے انکار ہے اور یا کہ خرق عادات سے انکار ہے۔ چور کو قطب بنانے سے انکار ہے۔ ۱۲ دیکھو بہشتی زیور حصہ اول

۵؎ اور عزازیل کی تمام عبادت کافور ہوا ہے۔ کیونکہ اس کو صرف حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت سے انکار تھا۔ اور یہاں سب کا انکار کی غلطی کر رہے

اول تو یہ تعمیل امر الٰہی۔ دوسرے محلّہ کے مسلمان پانچ وقت اکٹھے ہو جاویں اوقات
معینہ پر اپنے دوسرے بھائیوں سے اپنے خیالات کا تبادلہ کر لیں۔ حالات باہمی
معلوم ہو کر محبت و الفت بڑھے ایک دوسرے کے غمخوار بن جائیں۔ اور جو مسلمان
بوجوہات مشاغل کثیرہ پانچ وقت مسجد میں حاضر نہیں آ سکتے اور نیز قرب و جوار کے
دیہات و ملحقات کے باشندے اکٹھے ہو کر باہمی محبت و اتحاد پیدا کر لیں۔ تا کہ
گاؤں اور شہر والوں کے حالات ایک دوسرے پر ظاہر ہو جاویں۔ اس لئے شرع
مطہرہ نے ایسے مفاد کو ملحوظ رکھ کر جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔
کہ اس جمعیت سے فوائد کثیرہ حاصل۔ مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں۔ دشمنوں کے
دل دہل جائیں ذکر و اذکار الٰہی سے زمین و آسمان گونج اٹھیں۔ اس کے بعد مسلمانوں
کی عظیم بہبودی و نفع رسانی اللہ عزوجل و جناب سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو منظور رکہ سال بھر میں ایک ایسا موقع ہاتھ آجاوے کہ دنیا بھر کے ہزاروں بلاد و
دیار کے ہر اطراف و اکناف کے باشندے ایک عظیم الشان اجتماع کریں۔ اور اللہ
عزوجل کی تسبیحیں اور ذکر حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے دلوں کو منور
کرتے ہوئے بصد اعزاز و احترام فریضہ حج کو ادا کریں کہ بیت اللہ شریف و
مدینہ شریف منورہ (زاد اللہ شرفہما قدراً و عظماً) کی شان و شوکت دنیا اور اہل
دنیا پر ظاہر ہو جاوے۔ حتیٰ کہ سلاطین عظام بھی حیرت میں رہ جائیں۔ ایسے ہی ہزار
ہزاروں فوائد و راز مستور ہیں۔ انہی وجوہات پر شرع مطہرہ نے حج بیت اللہ شریف
(امراء و اغنیاء) پر فرض کر دیا۔ کہ دور دراز ممالک و دیار کے باشندگان کی اس مقام مقدس
میں سیر بھی ہو جاوے اور سلسلۂ تعارف بھی پیدا ہو جاوے بالخصوص ایک دوسرے
کے تحائف منگانے۔ بھیجنے کے لئے باہمی وسائل۔ اشیاء کی خرید و فروخت ترقی
تجارت اور ہزاروں قسم کے رسوخ پیدا ہو جاویں۔ ہزاروں محبوبان خدا اور عاشقان
دربار گہربار سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل۔ کہ حج کا حج
اور بنج کا بنج ؎ دیدار مردان کفارت گناہ
المرام۔ جو کچھ بھی دینی و دنیوی فوائد و برکات و فیوضات۔ انوار و تجلیات الٰہی۔ مندرجہ
بالا احکام سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہی مطلب ہے ختم شریف گیارہویں کے انعقاد کا بہ التزام
بعض منکرین نے اب یہ چال کھیلی ہے کہ باوجود ان کی روز و شب از حد کوششوں کے
ختم شریف گیارہویں تو بند نہیں ہو سکا۔ مگر عوام حنفیہ کرام کو غلط فہمائش اور حکمت
عملی سے بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور دھوکہ دیتے ہیں کہ گیارھویں کی جمع شدہ
رقم مدرسوں اور غرباء کو دینی چاہئے اور صاحب نذر جس کو خود نہ کھائے لیکن

نماز با جماعت بھی ادا ہو جاوے اور

علماء اور دیگر اولیاء و فیض محبوب سرور دو عالم سے مستفیض ہو کر اٹھیں

بفضل خدا و کرم مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عون
حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سلسلہ قیامت
تک جاری رہیگا۔ اور منکر آتش حسد میں جلتا رہیگا
بعون اللہ و غوث پاک برسر منکران خاک + باقی آئندہ

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نظر لوح محفوظ پر

قال غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَبِعِزَّةِ رَبِّي إِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْأَشْقِيَاءَ يُعْرَضُونَ عَلَى عَيْنِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَأَنَا غَائِصٌ فِي بِحَارِ عِلْمِ اللّٰهِ وَمُشَاهَدَتِهِ أَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ جَمِيعِكُمْ ۔ فرمایا حضرت غوث الوریٰ قدس سرہ العزیز نے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم بیشک نیک اور بد لوگ لوح محفوظ میں میری آنکھوں کے سامنے ہیں اور درانحالیکہ میں اللہ تعالیٰ کے علوم کے سمندروں میں غوطہ لگاتا اور مشاہدہ کرتا ہوں۔ پس میں تم سب پر حجت الٰہیہ ہوں سچ

شہا عید کی ہے بارھویں غوث اعظم رض
ملی آپ کو گیارھویں غوث اعظم رض

اللّٰهُمَّ أَوْصِلْ إِلَيْنَا فُيُوضَهُمْ وَفُتُوحَهُمْ وَشِفَاءَ عُقُولِهِمْ وَحِمَايَتَهُمْ وَاغْمُرْنَا بِنِعَمِهِمْ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

باقی در حصہ دوئم و سوئم

۱۱ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق سنہ ۱۹۲۵ء

یا صدیق رضی اللہ عنہ — یا عمر رضی اللہ عنہ — یا عثمان رضی اللہ عنہ

مفتی غلام قادر
قادری۔ چشتی۔ نظامی۔ سلیمانی
یا شیخ سید عبد القادر شیئاً للہ
سنہ ۱۳۲۱ھ
فقیر نظامی محمد عبد الحمید حنفی القادری

تصدیق

اعلیٰحضرت مولینا حاجی الحرمین الشریفین
خواجہ سید احمد میاں صاحب
نقوی۔ قادری۔ شطاری۔
سجادہ نشین دربار پیران پیر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(مسئلہ) گیارھویں شریف کے انعقاد پر
جمہور علمائے کرام و مشائخ عظام
اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ ایسی پاکیزہ
مجلسوں کا منعقد کرنا باعث
منور قلب و تزاید نور ایمان ہے
اس سے نہیں انکار کرے گا
مگر اہل حسد جن کا دل عین طغیان
ہے۔ گیارھویں شریف میں
ہزارہا فوائد دینی و دنیاوی
محفوظ و مستور ہیں۔